از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 27اکتوبر 1955

آنندا بہیرا و دیگر

بنام

دی سٹیٹ آف اوریسا و دیگر

[ایس آر داس، قایمقام چیف جسٹس ویوین بوس، جگنناداداس، جعفر امام اور چندر شیکھر ائر جسٹس صاحبان]

بنیادی حقوق، قانون سازی کے ذریعے - ریاست میں اس سے پہلے موجود اسٹیٹ کے مالک کے ذریعے مستقبل کے سالوں کے لیے ماہی گیری کے حقوق کی زبانی بیچ کا نفاذ اس طرح کے حقوق کی نوعیت - ایک پیشگی فائدہ، اگر غیر منقولہ جائیداد جس میں منتقلی کے لیے اندراج شدہ دستاویز کی ضرورت ہوتی ہے - ایسی بیچ، اگر جائیداد کا کوئی حق پیدا ہوتا ہے - ریاست کی طرف سے غیر شناخت، اگر کسی بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے - آئین ہند، آرٹیکل 19(1)(f)، 31(1) - اوریسا اسٹیٹس ایبولیشن ایکٹ، 1951 (اڑیسہ ایکٹ I، سال 1952) - ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ (IV، سال 1952) (1882)، دفعہ 54۔

درخواست کنندگان نے چلکا جھیل کے مخصوص حصوں سے مچھلی پکڑنے اور اپنے قبضے میں لینے کے لیے اس کے مالک، پاریکڈ کے راجہ سے بھاری رقم کی ادائیگی پر زبانی لائسنس حاصل کیے اور مروجہ عمل کے مطابق رسیدیں حاصل کیں۔ یہ اڑیسہ اسٹیٹ ایبولیشن ایکٹ، سال 1951 کی منظوری سے پہلے تھا جس کے ذریعے اسٹیٹ کی ملکیت ریاست اڑیسہ کے پاس تھی۔ تاہم، لائسنس اس طرح کی سپردگی کے بعد کے سالوں کے حوالے سے تھے۔ ریاست اڑیسہ نے انہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ماہی گیری کے حقوق کی دوبارہ نیلامی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ درخواست کنندگان نے دعوی کیا کہ اس طرح اس نے آئین کے آرٹیکل 19(1)(f) اور 31(1) کے تحت ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے یا ان کی خلاف ورزی کرنے والی ہے اور دعوی کیا کہ مستقبل کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سامان کی بیع ہونے والے لین دین، یعنی مچھلی، ایکٹ جو غیر منقولہ جائیداد تک محدود تھا، اس کا کوئی اطلاق نہیں تھا۔ یہ قرار پایا گیا کہ درخواست کنندگان کی طرف سے ان کی متعدد خریداریوں کے ذریعے حاصل کیا جانے والا حق مستقبل کے کسی سامان کے حوالے سے نہیں تھا جیسا کہ ان کا دعوی تھا بلکہ زمین پر داخل ہونے کا لائسنس تھا جس کے ساتھ مچھلی پکڑنے اور لے جانے کے لیے گرانٹ تھی، دوسرے لفظوں میں، ایک منافع جو کہ جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 3(25) کے ساتھ پڑھے جانے والے ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے معنی میں غیر منقولہ جائیداد ہے۔ اس کے مطابق سابقہ ایکٹ کی دفعہ 54 لاگو ہوتی ہے۔

یہ کہ موجودہ معاملے میں حاصل کردہ منافع کی فروخت کی قیمت ایک سو روپے سے زیادہ تھی اور اسے تحریری اور اندراج کے بغیر نافذ کیا گیا تھا، یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 54 کی خلاف ورزی ہے، اور اس لیے اس میں کوئی حق یا سود درخواست کنندگان کو منتقل نہیں کیا گیا اور اس کے نتیجے میں، انہیں نافذ کرنے کا کوئی بنیادی حق نہیں تھا۔

فرم چھوٹا بھائی جیٹھا بائی پٹیل اینڈ کمپنی بنام ریاست مدھیہ پردیش، ([1953] ایس سی آر 476)، ممتاز شدہ اور ناقابل اطلاق قرار دی گئی۔

کہ موجودہ معاملے میں یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں تھا کہ آیا معاہدہ آرٹیکل 19(1)(f) اور 31 (1) کے معنی میں جائیداد تھی، لیکن یہ فرض کرتے ہوئے کہ ریاست نے ایسی جائیداد درخواست کنندگان سے نہیں لی ہے یا انہیں اسے حاصل کرنے، رکھنے یا ٹھکانے لگانے سے نہیں روکا ہے۔ ریاست محض معاہدے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے اور خود کو اس کا پابند سمجھنے سے انکار کرتی ہے۔ اس سے معاہدے پر مقدمے کے لیے بنائے نالش مل سکتا ہے لیکن کوئی بنیادی حق پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ ریاست نے اس کے تحت کسی بھی فوائد کا دعوی کر کے معاہدے کو ضبط یا حاصل یا قبضہ نہیں کیا ہے۔

اصل دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 286، سال 1955۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت۔

درخواست کنندگان کی طرف سے ایچ مہاپاترا اور جی سی ماتھر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سی۔ کے۔ دپھتری، سالیسیٹر جنرل برائے بھارت، (پورس اے مہتا اور پی۔ جی۔ گوکھلے، ان کے ساتھ)، مدعا نمبر 1 کے لیے:

27.1955 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ بوسے جسٹس نے سنایا۔

یہ فیصلہ درخواست نمبر 287، 288، 289 اور 304، سال 1955 پر بھی حکومت کرے گا۔ ہم پٹیشن نمبر 286، سال 1955 میں حقائق بیان کریں گے۔ دوسرے بھی اسی طرز پر چلتے ہیں۔

یہ تنازعہ چلکا جھیل میں ماہی گیری کے حقوق کے بارے میں ہے جو اس جگہ پر واقع ہے جو کبھی پاریکلڈ کے راجہ کی جائیداد تھی۔ یہ اسٹیٹ ریاست اڑیسہ میں اڑیسہ اسٹیٹ ایبولیشن ایکٹ 1951 (اڑیسہ ایکٹ I، سال 1952) کے تحت 24-9-1953 پر موجود ہے اور اب اس کا اصل شکل میں وجود ختم ہو گیا ہے۔ یہ قانون 9-2-1952 پر نافذ ہوا۔

مزید حقائق درخواست کے پیرا گراف 2 اور 3 میں درج ذیل شرائط میں بیان کیے گئے ہیں:

"کہ درخواست کنندگان مچھلی پکڑنے اور بیچ کرنے کا کاروبار کرتے ہیں خاص طور پر مذکورہ جھیل کے اندر ماہی گیری سے۔

جائیداد کی ملکیت سے بہت پہلے درخواست کنندگان نے سابق مالک کے ساتھ معاہدے کیے تھے اور بھاری رقوم کی ادائیگی پر ماہی گیری سے تمام مچھلیوں کو پکڑنے اور ان کو قبضے میں لینے کے لیے لائسنس حاصل کیے تھے جن کی تفصیل بیان حلفی میں دی گئی ہے اور موجودہ شیڈول کے مطابق ادائیگی پر رسیدیں حاصل کی تھیں۔"

جھیل کو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور اس درخواست کا تعلق ان میں سے چار سے ہے۔ ان سے متعلق لائسنس مندرجہ ذیل طریقے سے خریدے گئے تھے:

1۔ گیراسر پرون میں حقوق کے لئے 30-7-1955-
50 56

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

2۔	جے مل پرون کو 50-8-2 سے ہرایا گیا	1955-56
3۔	سولا کوڈی پرون میں حقوق کے لئے 18-9-51	1955-56
4۔	جے مل چنگوڈی نے 52-5-6 سے جیت حاصل کی	(1956-57
		(1957-58
		(1958-59

یہ دیکھا جائے گا کہ اگرچہ لائسنس ریاست اڑیسہ میں اسٹیٹ سے پہلے حاصل کیے گئے تھے لیکن وہ مستقبل کے سالوں کے لیے تھے، یہ سب سپردگی کی تاریخ کے بعد تھے۔

ریاست اڑیسہ نے ان لائسنسوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور حقوق کی دوبارہ نیلامی کرنے ہی والے تھے جب درخواست کنندگان نے اس بنیاد پر آرٹیکل 32 کے تحت رٹس کی درخواست کرتے ہوئے موجودہ درخواست دائر کی کہ آرٹیکل 19(1)(f) اور 31(1) کے تحت ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہوئی تھی یا ہونے والی تھی۔

پہلا سوال جس کا ہمیں تعین کرنا ہے وہ یہ ہے کہ آیا درخواست کنندگان نے اپنی متعدد "خریداریوں" سے "جائیداد" میں کوئی حقوق یا مفادات حاصل کیے ہیں، کیونکہ آرٹیکل 19(1)(f) اور 31(1) اس پر منحصر ہیں۔

اپنی عرضی میں درخواست کنندگان کا دعوی ہے کہ لین دین مستقبل کے سامان کی فروخت تھی، یعنی جھیل کے ان حصوں میں موجود مچھلیوں کی، اور چونکہ مچھلی قابل نقل جائیداد ہے، اس لیے اڑیسہ ایکٹ I، سال 1952 کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ یہ ایکٹ غیر منقولہ جائیداد تک محدود ہے۔ ہم فاضل سالیسیٹر جنرل سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر یہ ان کے حق کی بنیاد ہے تو آرٹیکل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

32 کے تحت ان کی درخواست کو غلط سمجھا جاتا ہے کیونکہ جب تک کوئی مچھلی اصل میں پکڑی نہیں جاتی تب تک درخواست کنندگان اس میں کوئی جائیداد حاصل نہیں کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ یہ جھیل غیر منقولہ جائیداد ہے اور یہ راجہ کی جائیداد کا حصہ تھی۔اس طرح جب ایکٹ کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تو یہ ریاست اڑیسہ کے پاس تھا اور اس کے ساتھ زمین کے تمام مالکان کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اپنی زمین تک رسائی کو روک سکیں اور اس پر ماہی گیری کو منظم، منضبط کرنا اور فروخت کرنے کا حق حاصل کریں: اگر درخواست کنندگان کے حقوق سیلز آف گڈز ایکٹ کے تحت مستقبل کے سامان کو حاصل کرنے کے حق سے زیادہ نہیں ہیں، تو یہ ایک خالصتاً ذاتی حق ہے جو اس معاہدے سے پیدا ہوتا ہے جس میں ریاست اڑیسہ فریق نہیں ہے اور کسی بھی صورت میں اس معاہدے کو انجام دینے سے انکار کرنا جو اس حق کو جنم دیتا ہے، معاہدے کی خلاف ورزی کے مترادف ہو سکتا ہے لیکن اسے کسی بھی بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں سمجھا جا سکتا۔لیکن اگرچہ اس طرح سے معاملہ پٹیشن میں رکھا گیا ہے، لیکن ہمیں نہیں لگتا کہ یہ اس معاملے کے لیے مناسب نقطہ نظر ہے۔

درخواست کے پیراگراف 3 میں ظاہر کیے گئے حقائق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ فروخت کیا گیا تھا وہ مستقبل کی ایک مخصوص مدت میں جھیل کے مخصوص حصوں میں مچھلیوں کو پکڑنے اور لے جانے کا حق تھا۔یہ زمین پر داخل ہونے کے لائسنس کے ساتھ ساتھ مچھلی کو پکڑنے اور لے جانے کے لیے گرانٹ کے مترادف ہے، یعنی یہ ایک منافع ہے: 11 ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، (ہیلشم ایڈیشن)، صفحات 382 اور 383 دیکھیں۔انگلینڈ میں اسے زمین میں دلچسپی سمجھا جاتا ہے (11 ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، صفحہ 387) کیونکہ حق کے مالک کے استعمال کے لیے مٹی کا کچھ منافع لینا حق ہے (صفحہ 382)۔بھارت میں اسے زمین سے پیدا ہونے والے فائدے کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور اس طرح یہ غیر منقولہ جائیداد ہے۔

جنرل کلاز ایکٹ کے دفعہ 3(26) میں "غیر منقولہ جائیداد" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس میں زمین سے حاصل ہونے والے فوائد بھی شامل ہیں۔ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ اس اصطلاح کی وضاحت نہیں کرتا سوائے اس کے کہ غیر منقولہ جائیداد میں پیڑ، اگی فصلیں یا گھاس شامل نہیں ہے۔چونکہ مچھلی اس زمرے کے تحت نہیں آتی ہے اس لیے جنرل کلاز ایکٹ میں تعریف لاگو ہوتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے اور منافع کے طور پر پیشگی کو زمین سے پیدا ہونے والے فائدے کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے معنی میں غیر منقولہ جائیداد ہے۔

اب "فروخت" کی تعریف ادا کی گئی یا وعدہ کی گئی قیمت کے بدلے ملکیت کی منتقلی کے طور پر کی گئی ہے۔ منافع کے طور پر پیشگی جائیداد غیر منقولہ جائیداد ہے اور چونکہ اس معاملے میں اسے اس قیمت پر خریدا گیا تھا جس کی ادائیگی کی گئی تھی اس کے لیے جائیداد کی منتقلی کے قانون کی دفعہ 54 کی وجہ سے تحریری اور اندراج کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر پیشگی منافع کو ٹھوس غیر منقولہ جائیداد سمجھا جاتا ہے، تو اس معاملے میں "جائیداد" کی قیمت 100 روپے سے زیادہ تھی۔ اگر یہ غیر محسوس ہے، تو ایک اندراج شدہ آلہ ضروری ہوگا چاہے اس کی قیمت کچھ بھی ہو۔ اس معاملے میں "فروخت" زبانی تھی: نہ تو تحریری اور نہ ہی اندراج تھی۔ اس صورت میں، لین دین نے کوئی حق یا سود منظور نہیں کیا اور اس کے مطابق درخواست کنندگان کو کوئی بنیادی حق نہیں ہے جسے وہ نافذ کر سکتے ہیں۔

فرم چھوٹابھائی جیٹھابائی پٹیل اینڈ کمپنی بنام ریاست مدھیہ پردیش (1) کا ذکر کرنا ضروری ہے اور اس کی وضاحت کرنا ضروری ہے کیونکہ وہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ "توڑنے، جمع کرنے اور لے جانے" کا حق مالک کے حق کو زمین میں کوئی ملکیتی مفاد نہیں دیتا ہے اور اس طرح اس طرح کا حق مدھیہ پردیش کے ملکیت کے خاتمے کے قانون کے معنی میں "بار کفالت" نہیں تھا۔ لیکن وہاں معاہدہ پتوں کو "توڑنا، جمع کرنا اور لے جانا" تھا۔ واحد قسم کے پتے جنہیں "توڑا" جا سکتا ہے وہ ہیں جو درختوں پر اگ رہے ہیں اور یہ واضح ہے کہ وقتاً فوقتاً پتوں کی تازہ فصل ہونی چاہیے۔ اس سے یہ ایک بڑھتی ہوئی فصل بن جائے گی اور بڑھتی ہوئی فصل کو ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ میں "غیر منقولہ جائیداد" کی تعریف سے واضح طور پر مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ ممتاز شدہ ہے اور یہاں لاگو نہیں ہوتا ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ معاہدہ آرٹیکل 19 (1) (f) اور 31 (1) کے معنی میں "جائداد" ہے۔ ایک بار پھر، ہمیں اس کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، چاہے یہ فرض کیا جائے کہ یہ اس قسم کی ملکیت ہے جو ریاست اڑیسہ نے درخواست کنندگان کے معاہدے کو ان سے چھین لیا ہے یا نہیں اسے حاصل کرنے، رکھنے یا ٹھکانے لگانے سے نہیں روکا ہے۔ وہ اس پر مقدمہ کرنے یا اگر چاہیں تو اسے تفویض کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ ریاست صرف یہ کہتی ہے، جیسا کہ کوئی دوسرا شخص کہہ سکتا ہے: "میں اس معاہدے کا فریق نہیں تھا۔ نہ تو اس کے حقوق اور نہ ہی اس کی واجبات مجھ پر منتقل ہوئی ہیں اور میں اسے تسلیم کرنے یا معاہدہ کرنے والے فریق کی ذمہ داریوں کو قبول کرنے سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

انکار کرتا ہوں۔ "اگر ریاست اپنے رویے میں غلط ہے جو معاہدے کی خلاف ورزی کے نقصانات کے لیے اس کے خلاف مقدمے کو جنم دے سکتا ہے یا ممکنہ طور پر، (اگرچہ ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ ایسا ہو گا)، مخصوص کارکردگی کے لیے مقدمہ کرنے کا حق؛ لیکن آرٹیکل 19(1)(f) اور 31(1) کے تحت کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ ریاست نے معاہدے کو ضبط یا حاصل یا قبضہ نہیں کیا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اس نے اس کے تحت فوائد کا دعوی کیا ہوتا۔ اس نے وہ رقم لے لی ہو گی جو درخواست کنندگان نے راجہ سے ادا کی تھی یا درخواست کنندگان سے دوبارہ اس کا مطالبہ کیا ہو گا۔ لیکن ایسا نہیں ہے. یہ صرف معاہدے کے وجود کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔

درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document